اللہ کا پسندیدہ دین اسلام

شفیق ربانی توحید آبادی
متعلم جامعہ سلفیہ

وجہ تسمیہ:

دنیا میں جتنے مذاہب ہیں ان میں سے ہر ایک کا نام یا تو کسی شخص کے نام پر رکھا گیا ہے یا اس قوم کے نام پر جس میں وہ مذہب پیدا ہوا۔ مثلاً عیسائیت کا نام اس لئے ہے کہ عیسائیت کی نسبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہے۔ بودھ مت کا نام اس لئے ہے کہ اس کے بانی مہاتما بدھ تھے۔ زردشتی مذہب کا نام اپنے بانی زردشت کے نام پر ہے۔ یہودی مذہب ایک خاص قبیلہ میں پیدا ہوا جس کا نام یہودا تھا۔ ایسا ہی حال دوسرے مذاہب کے ناموں کا ہے۔ مگر اسلام کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ کسی شخص یا قوم کی طرف منسوب نہیں ہے بلکہ اس کا نام ایک خاص صفت کو ظاہر کرتا ہے جو لفظ "اسلام" کے معنی میں پائی جاتی ہے۔ یہ نام خود ظاہر کرتا ہیکہ یہ کسی ایک شخص کی ایجاد نہیں ہے نہ کسی ایک قوم کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس کو شخص یا ملک یا قوم سے کوئی علاقہ (واسطہ) نہیں۔ صرف اسلام کی صفت لوگوں میں پیدا کرنا اس کا مقصد ہے۔ ہر زمانے اور ہر قوم کے جن سچے اور نیک لوگوں میں یہ صفت پائی گئی ہے وہ سب مسلم ہیں اور آئندہ بھی ہوں گے۔

لفظ اسلام کے معانی:

اسلام کے معنی عربی زبان میں اطاعت فرمانبرداری کے ہیں۔ مذہب اسلام کا نام اسلام اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ اللہ کی اطاعت اور فرماں برداری (کا طریقہ) ہے۔

اسلام کی حقیقت:

تم دیکھتے ہو کہ دنیا میں جتنی چیزیں ہیں سب ایک قاعدے اور قانون کی تابع ہیں۔ چاند اور تارے سب ایک زبردست قاعدے میں بندھے ہوئے ہیں جس کے خلاف وہ بال برابر جنبش نہیں کر سکتے۔ زمین اپنی خاص رفتار کے ساتھ گھوم رہی ہے۔ اس کے لیے جو وقت مقرر کیا گیا اس میں ذرا فرق نہیں آتا۔ پانی اور ہوا، روشنی اور حرارت سب ایک ضابطے کے پابند ہیں۔ جمادات نباتات اور حیوانات میں سے ہر ایک کیلئے جو قانون مقرر ہے اسی کے مطابق یہ سب پیدا ہوتے ہیں۔ بڑھتے اور گھٹتے ہیں، جیتے اور مرتے ہیں۔ خود انسان کی حالت پر ذرا غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ بھی قانون قدرت کا تابع ہے۔ جو قاعدہ اس کی زندگی کیلئے مقرر کیا گیا اسی کے مطابق سانس لیتا ہے، پانی، غذا، حرارت اور روشنی حاصل کرتا ہے۔ اس کے دل کی حرکت، اس کے خون کی گردش، اس کے سانس کی آمد و رفت اسی ضابطے کی پابند ہے، اس کا دماغ، اس کا معدہ، اس کے پھیپھڑے، اس کے اعصاب اور عضلات، اس کے ہاتھ پاؤں، زبان، آنکھیں، کان اور ناک غرض اس کے جسم کا ہر حصہ وہی کام کر رہا ہے جو اس کے لئے مقرر ہے۔ اور اسی طریقہ پر کر رہا ہے جو اس کو بتا دیا گیا ہے۔ یہ زبردست قانون جس کی بندش میں بڑے بڑے سیاروں سے لے کر زمین کا ایک چھوٹے سے چھوٹا ذرہ تک جکڑا ہوا ہے۔ ایک بڑے حاکم کا بنایا ہوا قانون ہے۔ ساری کائنات اور کائنات کی ہر چیز اس حاکم کی مطیع اور فرماں بردار ہے۔ کیونکہ وہ اسی کے بنائے گئے قانون کی فرمانبرداری کر رہی ہے۔ اس لحاظ سے ساری کائنات کا مذہب اسلام ہے۔ کیونکہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ خدا کی اطاعت اور فرماں برداری ہی کو اسلام کہتے ہیں۔

سورج، چاند اور تارے سب مسلم ہیں۔ زمین بھی مسلم ہوا اور پانی اور روشنی بھی مسلم ہیں۔ درخت اور پتھر اور جانور بھی مسلم ہیں اور وہ انسان بھی جو خدا کو نہیں پہچانتا اور خدا کا انکار کرتا ہے یا جو خدا کے سوا دوسروں کو پوجتا ہے۔ اور خدا کے ساتھ دوسروں کو شریک کرتا ہے۔ ہاں وہ اپنی فطرت اور طبیعت کے لحاظ سے مسلم ہی ہے کیونکہ اس کا پیدا ہونا، زندہ رہنا اور مرنا سب کچھ خدائی قانون ہی کے ماتحت ہے۔ اس کے تمام اعضاء اور اس کے جسم کے ایک ایک رونگٹے کا مذہب اسلام ہے۔ کیونکہ وہ سب خدائی قانون کے مطابق بنتے اور بڑھتے اور حرکت کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس کی وہ زبان بھی اصل میں مسلم ہے۔ جس سے وہ نادانی کے ساتھ شرک اور کفر کے خیالات ظاہر کرتا ہے۔ اس کا وہ سر بھی پیدائشی مسلم ہے۔ جس کو وہ زبردستی خدا کے سوا دوسروں کے سامنے جھکاتا ہے۔ اس کا وہ دل بھی فطرتاً مسلم ہے جس میں وہ بے علمی کی وجہ سے خدا کے سوا دوسروں کی عزت اور محبت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ سب چیزیں خدائی قانون

کی فرماں بردار ہیں اور ان کی ہر جنبش خدا ہی کے قانون کے ماتحت ہوتی ہے۔

اب ایک دوسرے پہلو سے دیکھو۔ انسان کی ایک حیثیت تو یہ ہے کہ وہ دیگر مخلوقات کی طرح قانون قدرت کے زبردست قاعدوں سے جکڑا ہوا ہے۔ اور ان کی پابندی پر مجبور ہے۔ دوسری حیثیت تو یہ ہے کہ وہ عقل رکھتا ہے۔ سوچنے، سمجھنے اور رائے قائم کرنے کی قوت رکھتا ہے۔ اور اپنے اختیار سے ایک بات کو نہیں مانتا۔ ایک طریقہ کو پسند کرتا ہے۔ دوسرے طریقہ کو پسند نہیں کرتا۔ زندگی کے معاملات میں اپنے ارادے سے خود ایک ضابطہ کو اختیار کرتا ہے۔ اس حیثیت میں وہ دنیا کی دوسری چیزوں کے مانند کسی قانون کا پابند نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس کو اپنے خیال اپنی رائے اور عمل میں انتخاب کی آزادی بخشی گئی ہے۔

انسان کی زندگی میں دو حیثیتیں الگ الگ پائی جاتی ہیں۔ پہلی حیثیت میں وہ دنیا کی تمام دوسری چیزوں کے ساتھ پیدائشی مسلم ہے اور مسلم ہونے پر مجبور ہے۔ دوسری حیثیت میں مسلم ہونا یا نہ ہونا اس کے اختیار میں ہے۔ اور اسی اختیار کی بنا پر انسان دو طبقوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ایک انسان وہ ہے کہ اپنے خالق کو پہچانتا ہے اور اس کو اپنا آقا اور مالک تسلیم کرتا ہے۔ اور اپنی زندگی کے اختیاری کاموں میں بھی اسی کے پسند کئے ہوئے قانون کی فرماں برداری کرتا ہے۔ یہ پورا مسلم ہے۔ اس کا اسلام مکمل ہو گیا۔ کیونکہ اب اس کی زندگی سراسر اسلام ہے۔ اب وہ جان بوجھ کر بھی اسی کا فرمان بردار بن گیا جس کی فرمان برداری وہ بغیر جانے بوجھے کر رہا تھا۔ اب وہ اپنے ارادے سے بھی اسی خدا کا مطیع ہے جس کا مطیع وہ بلا ارادہ تھا۔ اب اس کا علم سچا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کو جان گیا۔ جس نے اس کو جاننے اور علم حاصل کرنے کی قوت دی ہے۔ اب اس کی عقل اور رائے درست ہے۔ کیونکہ اس نے سوچ سمجھ کر اسی خدا کی اطاعت کا فیصلہ کیا جس نے اسے سوچنے سمجھنے اور رائے قائم کرنے کی قابلیت بخشی ہے۔ اب اس کی زبان صادق ہے۔ کیونکہ وہ اسی خدا کا اقرار کررہا ہے۔ جس نے اس کو بولنے کی قوت عطا کی ہے۔ اب اس کی ساری زندگی میں راستی ہے کیونکہ وہ اختیار و بے اختیاری دونوں حالتوں میں خدا کے قانون کا پابند ہے۔ اب ساری کائنات سے اس کی آشتی ہوگی۔ کیونکہ کائنات کی ساری چیزیں جس کی بندگی کررہی ہیں اس کی بندگی وہ بھی کررہا ہے اب وہ زمین پر خدا کا خلیفہ ساری دنیا اس کی ہے اور وہ خدا کا ہے۔

جامعہ سلفیہ کے معاون خصوصی
حاجی خوشی محمد (پاشا فیبرکس والے) رحلت فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

تمام حلقوں میں یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ شیخ محمد ارشد، حاجی عمران پاشا کے والد اور جامعہ سلفیہ کے معاون خصوصی حاجی خوشی محمد رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی نماز جنازہ میں تمام مکاتب فکر کے لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ امامت کے فرائض شیخ الحدیث مولانا حافظ مسعود عالم نے سرانجام دیئے۔

آپ بہت مہربان اور نرم طبیعت کے مالک تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے، نماز باجماعت ادا کرنے کا بہت اہتمام کرتے۔ بیماری کے باوجود مسجد میں تشریف لاتے تھے۔ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

جامعہ کے تمام اساتذہ اور طلبہ حاجی محمد ارشد اور حاجی عمران پاشا کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور ان کی بلندی درجات کیلئے دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے آمین۔

سیکرٹری اطلاعات ونشریات

پرنسپل جامعہ سلفیہ فیصل آباد
محمد یاسین ظفر چودھری کو صدمہ

پرنسپل جامعہ سلفیہ جناب یاسین ظفر چودھری کی بڑی بھاوج گذشتہ دنوں رحلت فرما گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور بہت زیادہ صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔ آپ کے بڑے بیٹے شہزاد رفیق جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے فارغ التحصیل ہیں۔

آپ کی نماز جنازہ چک نمبر 223 گگومنڈی میں رات دس بجے ادا کی گئی۔ مولانا عطاء اللہ طارق نے نماز جنازہ پڑھائی، جس میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ ہم پرنسپل جامعہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور اس غم کی گھڑی میں ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

اللھم اغفرلھا وارحمھا

اساتذہ و طلباء

جامعہ سلفیہ فیصل آباد